مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme – Urdu)

SUMMATIVE ASSESSMENT-II

مارچ 2016

اردو (کورس - بی)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔ بی۔ ایس۔ ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن / ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیا جائے اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کردیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

(10) ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر نوے (90) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صدفی صد (100%) نمبر دینے میں گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صدفی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) متبادل جوابات(MCQ)والے سوالوں کے جواب میں اگر طالب علم درست جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف(D)/ (C)/(B)/(A) یا(الف)/(ب)/(ج)/(د)لکھ کر اس کی نشان دہی کرتا ہے تب بھی اسے پورے نمبر دیئے جائیں گے۔

Code No. 5B

مارکنگ اسکیم

اردو(کورس – بی)

مقررہ وقت: 3 گھنٹے　　　　کل نمبر: 90

نمبروں کی تقسیم	ممکنہ جوابات/ویلیو پوائنٹ	سوال نمبر
	حصہ(الف) درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب چن کر لکھیے۔ ''مرزا غالبؔ کے دادا مغل بادشاہی کے آخری زمانے میں ایران سے ہندوستان آئے۔ ان کے خاندان کو اس ملک میں مناسب مرتبہ ملا۔ غالب آگرہ میں پیدا ہوئے۔ غالبؔ کو اردو کا سب سے بڑا شاعر کہا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ فلسفی شاعر تھے۔ تیرہ برس کی عمر میں ان کی شادی دلی کے ایک معزز نوابی خاندان میں ہو گئی۔'' (i) غالبؔ کے دادا کہاں سے ہندوستان آئے؟ (A) تاجکستان سے　(B) پاکستان سے (C) ایران سے　(D) خراسان سے	1
1	**جواب:(C) ایران سے**	
	(ii) غالبؔ کو بڑا شاعر کس زبان کا کہا جاتا ہے؟ (A) ہندی　(B) عربی (C) پنجابی　(D) اردو	
1	**جواب:(D) اردو**	

1 1 1 کل نمبر =5	(iii) فلسفی شاعر کس کو کہا گیا ہے؟ (A) طالب کو (B) غالؔب کو (C) راغب کو (D) جالب کو **جواب:(B) غالب کو** (iv) غالؔب کہاں پیدا ہوئے؟ (A) دلّی میں (B) رام پور میں (C) بمبئی میں (D) آگرہ میں **جواب:(D) آگرہ میں** (v) کتنے سال کی عمر میں غالؔب کی شادی ہوئی؟ (A) تیرہ سال (B) پندرہ سال (C) سولہ سال (D) بیس سال **جواب:(A) تیرہ سال**	
	(i) درج ذیل (غیر درسی) شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب لکھیے۔ جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں پروانہ اک پتنگا جگنو بھی اک پتنگا وہ روشنی کا طالب یہ روشنی سراپا	2

(i) کاشانۂ چمن میں کس کی روشنی ہے؟

(A) بجلی کی (B) لیمپ کی

(C) جگنو کی (D) موم بتی کی

جواب:(C) جگنو کی 1

(ii) شمع کہاں جلتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے؟

(A) پھولوں کی کیاری میں (B) پھولوں کی انجمن میں

(C) باغوں میں (D) جنگل میں

جواب:(B) پھولوں کی انجمن میں 1

(iii) کس چیز میں جان پڑ گئی ہے؟

(A) ستاروں میں (B) پھولوں میں

(C) سورج کی کرن میں (D) مہتاب کی کرن میں

جواب:(D) مہتاب کی کرن میں 1

(iv) روشنی کا طالب کون ہے؟

(A) جگنو (B) پروانہ

(C) شمع (D) چراغ

جواب:(B) پروانہ 1

(v) روشنی سراپا کس کو کہا گیا ہے؟

(A) انجمن کو (B) لیمپ کو

(C) جگنو کو (D) پروانے کو

جواب:(C) جگنو کو 1

کل نمبر=5

	درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر مضمون لکھیے۔ (i) دیوالی (ii) کھیلوں کی اہمیت (iii) میرا اسکول (iv) اخبار بینی کے فائدے اور نقصانات **جواب:** **(i) دیوالی**	3
2	(a) تعارف و تمہید	
4	(b) نفس مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
	(ii) کھیلوں کی اہمیت	
2	(a) تعارف و تمہید	
4	(b) نفس مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	
	(iii) میرا اسکول	
2	(a) تعارف و تمہید	
4	(b) نفس مضمون	
2	(c) انداز بیان	
2	(d) اختتام	

نمبر		
2 2+2=4 2 2 کل نمبر=10	**(iv) اخبار بینی کے فائدے اور نقصانات** (a) تعارف و تمہید (b) نفس مضمون (فائدے اور نقصانات) (c) انداز بیان (d) اختتام	
     1 1 4 2 1 1 4 2 کل نمبر=8	اپنے پرنسپل کے نام دو دن کی چھٹی کی درخواست لکھیے۔ **یا** اپنی بڑی بہن کو خط لکھ کر اپنی پڑھائی کے بارے میں بتائیے۔ **جواب:** **درخواست** (i) پتہ (ii) القاب و آداب (iii) نفس مضمون (iv) اختتام **خط** (i) پتہ (ii) القاب و آداب (iii) نفس مضمون (iv) اختتام	4

5	(i) ''بچے سو رہے تھے۔ کل تم گھر پر کیا کر رہے تھے؟'' ان جملوں میں زمانے کے لحاظ سے کون سا فعل پایا جاتا ہے؟ تعریف کیجیے۔ (ii) ''کیا تم کل میرے گھر آؤ گے؟ میں کل تم سے ملنے آؤں گا۔'' زمانے کے لحاظ سے یہ جملے کس فعل کو ظاہر کر رہے ہیں؟ تعریف کیجیے۔ **جواب:** (i) فعل ماضی، فعل ماضی **تعریف:**— وہ کام جو گزرے ہوئے وقت میں کیا گیا ہو۔ (ii) فعل مستقبل، فعل مستقبل **تعریف:**— وہ کام جو آنے والے وقت میں کیا جائے۔	1+1=2 2 1+1=2 2 **کل نمبر** = 8
6	(i) لاحقہ ''خانہ'' جوڑ کر دو الفاظ لکھیے۔ (ii) سابقہ ''غیر'' لگا کر دو الفاظ لکھیے۔ **جواب:** (i) غریب خانہ — دولت خانہ (ii) غیر ضروری — غیر یقینی **نوٹ:** طالب علم ان کے علاوہ بھی الفاظ بنا سکتا ہے۔	1+1 1+1 **کل نمبر**=4
7	درج ذیل کے متضاد الفاظ لکھیے۔ روشنی — خوش — باشعور — دوست	

	جواب: **الفاظ** — **متضاد** روشنی — تاریکی خوش — غمگین باشعور — بے شعور دوست — دشمن	1 1 1 1 **کل نمبر=4**
8	درج ذیل کے واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔ مضامین — کتاب — غربا — خطرہ **جواب:** **واحد** — **جمع** مضمون — مضامین کتاب — کتب/کتابیں غریب — غربا خطرہ — خطرات	1 1 1 1 **کل نمبر=4**
9	درج ذیل الفاظ کے مذکر سے مؤنث اور مؤنث سے مذکر بنائیے۔ شہزادہ — خادمہ — محترم — شاعرہ	

	جواب: **مذکر** — **مونث** شہزادہ — شہزادی خادم — خادمہ محترم — محترمہ شاعر — شاعرہ	 1 1 1 1 **کل نمبر=4**
10	درج ذیل لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔ بہادر — ترنگ — محافظ — بلندی **جواب:** بہادر : اسلم بہت بہادر لڑکا ہے۔ ترنگ : اسد تو ہر وقت اپنی ترنگ میں رہتا ہے۔ محافظ : محافظ کو ہر وقت ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ بلندی : بلندی پر پہنچنے کے لیے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ **نوٹ:۔اس کے علاوہ طلبا اور دوسرے جملے بھی بنا سکتے ہیں۔**	 1 1 1 1 **کل نمبر=4**
11	**(حصہ – ب)** درج ذیل (درسی) اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب چن کر لکھیے۔ "دلّی کے عوام رضیہ کی خوبیوں اور التمش کی وصیت سے واقف تھے۔ ان میں سے ایک بزرگ صوفی کاظم الدین زاہد نے رضیہ کی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔ رضیہ نے تخت نشینی کے بعد نہایت	

بہادری سے مشکلوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ وہ فوج کی کمان کو د سنبھالتی تھی۔اس نے بادشاہوں کی طرف ''قبا'' اور ''کلاہ'' پہنی۔اپنے نام کے سکے جاری کیے۔ سلطنت میں امن قائم کیا۔انتظام کو بہتر بنایا اور عوام کی خوش حالی کا ہر طرح سے خیال رکھا، تجارت کو فروغ دیا۔ سڑکیں بنوائیں، درخت لگوائے اور کنویں کھدوائے۔ اس نے مدرسے اور سرکاری کتب خانے بھی قائم کیے۔ رضیہ سلطان کو خود بھی لکھنے پڑھنے کا شوق تھا۔ وہ اچھی گھڑ سوار تھی۔ اسے جنگی اسلحوں کے استعمال کا ہنر بھی آتا تھا۔اس کی حکومت بنگال سے سندھ تک پھیلی ہوئی تھی۔

(i) درج ذیل اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے؟

(A) کاٹھ کا گھوڑا (B) رضیہ سلطان

(C) اونتی (D) نئی روشنی

جواب:(B) رضیہ سلطان — 1

(ii) رضیہ کی خوبیوں اور التمش کی وصیت سے کون واقف تھا؟

(A) رکن الدین (B) رضیہ کی سوتیلی ماں

(C) دلی کے عوام (D) رضیہ کے بھائی

جواب:(C) دلی کے عوام — 1

(iii) رضیہ کی تخت نشینی کا اعلان کس نے کیا؟

(A) کاظم الدین زاہد نے (B) حبشی غلام نے

(C) رضیہ کے بھائی بہرام نے (D) عوام نے

جواب:(A) کاظم الدین زاھد نے — 1

(iv) رضیہ کی تخت نشینی کے بعد فوج کی کمان کس نے سنبھالی؟

(A) رکن الدین نے (B) رضیہ نے

(C) التونیہ نے (D) کاظم الدین نے

جواب:(B) رضیہ نے — 1

1 1 1 **کل نمبر= 7**	(v) رضیہ نے کس کی طرح ''قبا اور کلاہ'' پہنی ؟ (A) امیروں کی طرح (B) عورتوں کی طرح (C) صوفی بزرگوں کی طرح (D) بادشاہوں کی طرح **جواب:(D) بادشاہوں کی طرح** (vi) رضیہ کی حکومت کہاں سے کہاں تک پھیلی ہوئی تھی ؟ (A) بنگال سے سندھ تک (B) دلی سے گجرات تک (C) کشمیر سے مدراس تک (D) دلی سے راجستھان تک **جواب:(A) بنگال سے سندھ تک** (vii) رضیہ سلطان کو پڑھنے لکھنے کا شوق تھا اور وہ اچھی................ (A) لڑکی تھی (B) انسان تھی (C) گھڑ سوار تھی (D) بیٹی تھی **جواب:(C) گھڑسوار تھی**	
5	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب تفصیل سے لکھیے۔ (i) اونتی کی حاضر جوابی اور اس کی ذہانت پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ (ii) سبق ''نئی روشنی کا خلاصہ'' لکھیے اور بتائیے کہ اس کے ذریعے کیا پیغام دیا گیا ہے ؟ **جواب:** (i) اونتی بہت حاضر جواب تھا۔ ایک بار ایک شخص نے اونتی سے کہا کہ سوتے ہوئے میرے منہ میں ایک چوہا چلا گیا ہے تو اونتی نے فوراً بولا کہ آپ ایک بلی نگل جائیے۔ ایک بار بادشاہ کے دربار میں آئے غیر ملکیوں نے اونتی سے پوچھا بتاؤ زمین کا	12

	مرکز کہاں ہے؟ اونتی نے فوراً کہا، جہاں میرے گدھے کا اگلا دایاں قدم رکھا ہوا ہے وہیں زمین کا مرکز ہے۔ غیر ملکی نے پوچھا آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟ اونتی نے کہا، آپ چاہیں تو اپنی تسلی کے لیے اچھی طرح ناپ تول کر لیں۔ غیر ملکی لاجواب ہو گیا۔ دوسرے غیر ملکی نے پوچھا، آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ اونتی نے کہا، میرے گدھے کے جتنے بال ہیں۔ دوسرا غیر ملکی تاجر بھی لاجواب ہو گیا۔ تیسرا تاجر بولا بتاؤ میرے سر میں کتنے بال ہیں؟ اونتی نے جھٹ جواب دیا، جتنے میرے گدھے کی دم میں بال ہیں۔	
	مذکورہ بالا واقعات/مثالوں سے اونتی کی حاضر جوابی اور ذہانت کا بخوبی پتہ چل جاتا ہے۔	2
(ii)	اسکول میں کھانے کے وقفے کے دوران دو طالب علم اسلم اور جاوید گفتگو کر رہے ہیں اور اس بات پر حیران ہیں کہ کلاس میں ایک نابینا لڑکا پڑھنے آنے والا ہے مگر وہ پڑھے گا کیسے۔ انھوں نے اپنے تمام سوالات کے جوابات ماسٹر صاحب سے معلوم کیے۔ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ وہ ایک خاص آلے بریل کے ذریعے پڑھے گا۔ ایک خاص آلے کی مدد سے موٹے کاغذ پر چھ نقطوں کی مختلف ہیئتوں کو لفظوں کی شکل میں ابھارا جاتا ہے جنھیں تھوڑی تربیت کے بعد انگلیوں سے چھو کر پڑھ سکتے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ فرانس کے ایک نابینا شخص لوئی بریل نے 1809 میں یہ طریقہ ایجاد کیا۔ نابینا لوگوں کے اپنے اسکول ہوتے ہیں جن میں وہ تربیت حاصل کر کے سماج میں مختلف شعبوں میں اپنا مقام بناتے ہیں۔ جیسے وکیل، استاد، صحافی اور موسیقار وغیرہ بھی بن سکتے ہیں۔ کرکٹ، کبڈی، رسہ کشی، تیراکی۔ تاش اور شطرنج ان کے پسندیدہ کھیل ہیں۔ ان لوگوں کے لیے کمپیوٹر کورس بھی مرتب کیے گئے ہیں۔	5
	پیغام:— آج نابینا افراد سماج پر بوجھ نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی اور ہمدردی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔	2 **کل نمبر** = 7

13	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) سعادت علی کو انگریزوں نے اودھ کے تخت پر کیوں بٹھایا تھا؟ (ii) پیروں میں پہیے لگوانے سے بندو کی کیا مراد ہے؟ (iii) آگ جلانا سیکھنے کے بعد انسانی زندگی میں کیا تبدیلی آئی؟ (iv) بینک کے نظام میں انٹرنیٹ کس طرح مفید ہے؟	
	جواب:	
	(i) سعادت علی آصف الدولہ کا بھائی تھا مگر انگریزوں کا دوست بھی تھا۔ سعادت علی ایک عیش پسند انسان تھا۔ اس نے اپنی آدھی مملکت اور دس لاکھ روپے حکومت کے بدلے انگریزوں کو دیے تھے۔ اسی لیے انھوں نے سعادت علی کو اودھ کے تخت پر بٹھایا۔	2
	(ii) پیروں میں پہیے لگوانے سے مراد زندگی کی تیز رفتاری یعنی زندگی میں ترقی کرنا ہے۔	2
	(iii) انسان نے آگ جلانا سیکھنے کے بعد اپنی غاروں اور کھوہوں میں آگ جلا کر سرد موسم سے بچنے کے لیے خود کو تاپنے لگے۔ جانوروں کا گوشت اور شاید چند پھلوں اور چیزوں کو بھوننے لگے۔	2
	(iv) بینکوں کے اے۔ٹی۔ایم۔ کاؤنٹر انٹرنیٹ کے ذریعے کام کرتے ہیں۔ اس کا پورا نام اوٹو میٹک ٹیلر مشین ہے۔ ہمارا بینک کھاتا دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو اس مشین کو انٹرنیٹ کے ذریعے کہیں بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ بینک ہر کھاتے دار کو ایک پہچان کارڈ جاری کرتا ہے۔ اس کارڈ کو اے۔ٹی۔ایم۔ میں ڈالنے سے کمپیوٹر ہماری پہچان کر لیتا ہے۔ پہچان قائم ہوتے ہی رقم نکال سکتے ہیں۔ نہ فارم بھرنے کی ضرورت نہ کلرک یا خزانچی کی۔ بس بٹن دبایا اور رقم ہاتھ میں آگئی۔	2
		کل نمبر = 4

	درج ذیل شعری حصے کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب چن کر لکھیے۔ بڑا جہان میں تجھ کو بنا دیا اس نے مجھے درخت پر چڑھنا سکھا دیا اس نے قدم اٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں نری بڑائی ہے خوبی ہے اور کیا تجھ میں جو تو بڑا ہے، تو مجھ سا ہنر دکھا مجھ کو یہ چھالیاں ہی ذرا توڑ دکھا مجھ کو (i) درج بالا اشعار کس نظم سے لیے گئے ہیں؟ (A) قدم بڑھاؤ دوستو (B) پہاڑ اور گلہری (C) اے شریف انسانو! (D) نیکی اور بدی	14
1	**جواب:(B) پہاڑ اور گلہری**	
	(ii) اس بند کے شاعر کا نام ہے: (A) ساحر لدھیانوی (B) بشر نواز (C) اقبالؔ (D) میر تقی میرؔ	
1	**جواب:(C) اقبالؔ**	
	(iii) "بڑا جہاں میں تجھ کو بنا دیا اس نے"....... یہ کون کس سے کہہ رہا ہے؟ (A) گلہری پہاڑ سے (B) پہاڑ گلہری سے (C) درخت گلہری سے (D) درخت پہاڑ سے	
1	**جواب:(A) گلہری پہاڑ سے**	

<table>
<tr>
<td></td>
<td>(iv) گلہری کو درخت پر چڑھنا کس نے سکھایا؟
(A) انسان نے (B) خدا نے
(C) فرشتے نے (D) درخت نے
جواب:(B) خدا نے
(v) قدم اٹھانے کی طاقت کس میں نہیں ہے؟ شاعر کس کے لیے کہہ رہا ہے؟
(A) گلہری میں (B) چھالیاں میں
(C) پہاڑ میں (D) انسان میں
جواب:(C) پہاڑ میں
(vi) چھالیاں کون نہیں توڑ سکتا؟ شاعر کس کے لیے کہہ رہا ہے؟
(A) گلہری (B) پہاڑ
(C) انسان (D) جانور
جواب:(B) پہاڑ</td>
<td>1
1
1
کل نمبر = 6</td>
</tr>
<tr>
<td>15</td>
<td>درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب تفصیل سے لکھیے۔
(i) نظم ''اے شریف انسانو!'' کا مرکزی خیال اور اس کی خوبیاں اپنے الفاظ میں لکھیے۔
(ii) ''قدم بڑھاؤ دوستو'' کا خلاصہ لکھیے۔
جواب:
(i) مرکزی خیال: اس نظم میں شاعر نے امن عالم کو موضوع بنایا ہے اور بتایا ہے کہ جنگ کسی مسئلہ کا حل نہیں بلکہ اس کے ذریعے تو اور مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے جنگ سے گریز ہی کرنا چاہیے۔</td>
<td>3</td>
</tr>
</table>

3 6 **کل نمبر= 6**	**خوبیاں:** جنگ کے لیے مشرق مغرب کی کوئی قید نہین، کیونکہ جنگ کا مطلب امن کا مجروح ہونا ہے۔ جتنا ممکن ہوسکے جنگ کوٹالا جائے اور مسائل کا حل جنگ کے بغیر حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ (ii) خلاصہ: نظم کے ذریعے شاعر وطن کی ترقی اور فلاح بہبود کے لیے آپس میں مل جل کر ساتھ رہنے کی اور پورے عزم ویقین کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین کر رہا ہے۔ شاعر ہمت بڑھانے کے لیے کہتا ہے وطن کی ترقی اور خوش حالی کی راہ میں آنے والی پریشانیوں سے ڈرے بغیر ہمیں مستقل آگے بڑھتے رہنا چاہیے۔ شاعر یہ کہتا ہے کہ پرانی اور دقیانوسی سوچ کو چھوڑتی ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔ شاعر نے وطن کی خاک کو گلستاں بنانے وطن کے چپے چپے پر محبت کے چراغ جلانے کی بات کہی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ ہم آزاد بھی ہیں اور خود مختار بھی اور اس پر بہار فضا میں ہمیں وطن کی ترقی کی کاوشوں میں ہی سر گرم رہنا چاہیے۔	
2	درج ذیل میں صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ (i) کوئی صورت نظر نہیں آتی................سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ (ii) شاعر نے جنگ کو امن عالم کا خون کیوں کہا ہے؟ (iii) مصرعے مکمل کیجیے۔ بم گھروں پر.............کہ سرحد پر (گریں/پڑیں) روح تعمیر.............کھاتی ہے (بل/زخم) **جواب:** (i) شاعر کی مراد ہے کہ کامیابی حاصل کرنے کی کوئی راہ، کوئی راستہ یا کوئی تدبیر نظر نہیں آرہی ہے۔	16

	(ii)	کیونکہ جنگ میں قتل و غارت گری ہوتی ہے۔ امن عالم تباہ ہو جاتا ہے۔ دو ملکوں کی چھوٹی سی جنگ عالمی جنگ بن جاتی ہے۔ شاعر نے اسی لیے امن عالم کا خون کہا ہے۔	2
	(iii)	مصرعے مکمل کیجیے۔	
		بم گھروں پر **گریں** کہ سرحد پر	1
		روحِ تعمیر **زخم** کھاتی ہے	1
			کل نمبر = 4